Status Of Animals in The Light Of Holy Quran

قرآن پاک کی روشنی میں حیوانات کی حیثیت

Shah Nawaz *[1]
PhD Scholar, Department Of Urdu, Government College University, Faisalabad.
Dr.Perveen Akhtar Kallu[*2]
Associate Professor, Department Of Urdu,Government College University, Faisalabad.
.

☆[1]نواز شاہ
پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
☆[2]ڈاکٹر پروین اختر کلو
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Correspondance: drparveenkallu@gcuf.edu.pk

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 02-08-2025
Accepted:25-09-2025
Online:29-09-2025

Copyright:© 2023 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT: Allah Almighty has created countless different types of creatures in the universe. Only God knows the wisdom behind the creation of many bloodthirsty and innocent animals in the world. However, it has now been discovered that certain parts of animal meat are beneficial for human organs. Living with them and sitting in their company also affects humans. Knowing and reading about animals is an interesting process that takes humans on a journey to a new world. The Quran not only serves as a code of life. The Quran extensively describes natural phenomena and provides arguments for the oneness of Allah in various ways, including the detailed mention of animals such as camels, donkeys, elephants, ants, crows, hoopoes, fish, goats, bees, spiders, horses, etc. For instance, the Quran mentions the ant during the time of Prophet Solomon. highlighting that ants can hear sounds from miles away and communicate messages to other ants, indicating their hearing and speaking capabilities. This article will also discuss various birds mentioned in the Quran. Allah's final message to humanity, preserved in the Quran until the Day of Judgment, contains knowledge of all truths that will unfold until the end of time.. .

KEYWORDS:Allah Almighty, Bloodthirsty,

Animal Meat, Camels, Donkeys, Elephants, Ants, Crows, Hoopoes, Fish, Goats, Bees, Spiders, Horses.

قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس میں عصر حاضر کی تمام علوم کی بنیادی مباحث شامل ہیں قرآن نہ صرف ضابطہ حیات ہے بلکہ مختلف علوم و فنون کا مجموعہ بھی ہے قرآن مجید میں مظاہر فطرت کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اللہ تبارک و تعالی کی وحدانیت پر مختلف انداز میں دلائل دیے گئے ہیں انہی دلائل میں سے اللہ تبارک و تعالی نے حیوانات کا بھی تذکرہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اونٹ گدھا ہاتھی چوٹی کوا ابابیل مچھلی بکری کی مکھی مکڑی گھوڑے وغیرہ کا ذکر ہے۔

تمام نوع انسانی سے اللہ رب العزت کا آخری کلام آخری قرآن کی صورت میں تا قیام قیامت تک کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ آخری وحی ہے اور اس کے بعد مزید کوئی بھی وحی نہیں آنے والی لہذا اللہ تعالی نے قیامت تک ہونے والے تمام حقائق کا علم اس میں جمع کر دیا ہے یہ عظیم کتاب جو عقلی نقلی ہر دو قسم کے علوم کو محیط ہے اور اول تا آخر تمام حقائق و معارف اور جملہ فنون کی جامع ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں بے شمار مختلف قسم کی مخلوقات پیدا کی ہیں۔ دنیا میں موجود بہت سے خونخوار اور معصوم جانوروں کی تخلیق کی حکمت کو صرف خدا ہی جانتا ہے۔ تاہم، اب یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جانوروں کے گوشت کے مخصوص حصے انسانوں کے اعضا کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہنا اور ان کی محفل میں بیٹھنا بھی انسان پر اثر ڈالتا ہے۔ جانوروں کے بارے میں جانا اور پڑھنا ایک دلچسپ عمل ہے جو انسان کو ایک نئی دنیا کی سیر کراتا ہے۔

انسان حقیقتاً ایک عجیب جانور ہے یہ نہ صرف ناطق بلکہ حیوان ظریف بھی ہے۔ انسان اور حیوان میں بہت سی مماثلتیں ہیں۔ سانس لینے کے لیے ہوا کی ضرورت، زندگی کی نشوونما کے لیے پانی اور خوراک کی طلب، دیکھنے کے لیے آنکھیں، سننے کے لیے کان، انسانوں کی طرح نظام انہضام چلنے کے لیے پاؤں، مذکر اور مؤنث یوں کی پیداوار، ان کی خوراک کے لیے جسمانی دودھ کی موجودگی اور ان کی حفاظت کی فکر وغیرہ تمام خصوصیات ہیں۔ مماثلت کے باوجود ایک فرق جو انسان اور جانور میں تفریق کرتا ہے۔ وہ شعور ہے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت، اچھے برے کی تمیز اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار معاملات میں فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہے جو اپنی مرضی اور سوجھ بوجھ کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ گویا انسان جب اپنے علم، شعور اور دماغی صلاحیتوں کو استعمال نہ کرے تو وہ انسان کے درجے سے نکل کر حیوان کے درجے میں شامل ہو جاتا ہے۔ انسان کے اس درجے کو الطاف حسین حالی نے اپنے شعر میں یوں بیان کیا ہے:

جانور ، آدمی ، فرشتہ ، خدا
آدمی کی ہیں سینکڑوں قسمیں (۱)

انسان اگرچہ اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود اس کے اندر بہت سی ایسی عادات و صفات ہوتی ہیں جو اس ارفع مخلوق اور ان کے تمام ادنیٰ مخلوقات میں قدرِ مشترک رکھتی ہیں جنہیں جانور یا حیوان کہا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب کی الہامی کتابیں ہوں یا انسانوں کی تخلیق کردہ داستانیں ہوں ان میں مختلف حیوانات کو علامت بنا کر ان کا اطلاق انسانی فطرت پر کیا گیا ہے۔ اس سے قبل کہ حیوانی تمثیلات پر گفتگو کی جائے لفظ "حیوان" کے مفہوم کو واضح کیا جائے:

"حیوان عربی زبان کا لفظ ہے جس کے سادہ سے معنی "زندہ چیز" کے ہیں۔ دوسرے معنوں میں حیوان کا مطلب "زندگی اور جینا" ہے۔"(۲)

علامہ کمال الدین الدمیری نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "حیات الحیوان" میں لکھتے ہیں:

"ہر وہ چیز جس میں زندگی اور حرارت پائی جاتی ہے۔"(۳)

حیوان کے اس لغوی معنی سے قطع نظر اصطلاحاً حیوان ان تمام مخلوقات کو کہا جاتا ہے جو بنی نوع انسان کے علاوہ ہیں۔ حیوان کی تعریف میں محمد سعید عثمانی نے ایک دلچسپ نکتہ یوں بیان کیا ہے:

"تخلیق حیوانات کے متعلق وہ نظریہ جو میری غور و فکر میں ہے، بہ الفاظ سادہ یہ ہے کہ زمین پر چلنے والے جملہ حیوانات، پانی میں تیرنے والے تمام جانور اور ہوا میں اڑنے والے سب پرندے انسان کے اخلاق فاضلہ و رذیلہ کی صفات متمثلہ ہیں یعنی قدرت کی صنعت کاملہ نے انسان کی کیفیات معنوی کو خارج میں مجسم کر کے دکھایا ہے۔ گویا یہ سارا کھڑاک اجمال انسانیت کی تفصیل مجسم ہے۔"(۴)

قرآن مجید کا موضوع اور مخاطب انسان ہے اور اس کا مقصد انسانیت کی ہدایت ہے۔ اس دنیا میں انسان کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے حیوانات رہتے ہیں اور یہ ہمارے ماحول کا حصہ بھی ہیں۔ اس لیے انسان کا جانور کے ساتھ رشتہ بہت گہرا ہے۔ جانور انسان کی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے قرآن حکیم میں کئی جگہوں پر انسان کے ذکر کے ساتھ ساتھ جانوروں کا ذکر کیا ہے۔

بقول عبدالماجد دریابادی:

"قرآن مجید در حقیقت ایک کتاب ہدایت اور دستور العمل ہے۔ لیکن اس میں بہت سے عملی مسائل پر بھی توجہ دی گئی ہے اور عربی زبان و ادب کے

علاوہ بہت سی دیگر زبانوں کا اس میں ذکر کیا گیا ہے اس کے علاوہ قرآن مجید
میں کئی حیوانات کا ذکر خاصی تعداد میں آیا ہے:
جمل (اونٹ)، خیل (گھوڑا)، ذئب (بھیڑ)، غراب (کوا)، فیل (ہاتھی)،
طیر (پرندے)، عنکبوت (مکڑی)، ذباب (مکھی)، انعام (مویشی)، حوت
(مچھلی)، بغال (خچر)، کلب (کتا) وغیرہ۔"(۵)

قرآن مجید میں جانوروں کے ذکر کے ساتھ ان کے افعال کا ذکر بھی کیا گیا ہے جیسا کہ پرندوں کا اڑنا، جانوروں کا دوڑتے ہوئے ہانپنا، ان کا کھیت میں ہل جوتنا، ان کا صبح و شام چراگاہوں میں آنا جانا وغیرہ کا بھی ذکر ملتا ہے۔ قرآن مجید میں جانوروں کا ذکر مختلف حیثیتوں اور حوالوں سے آیا ہے اور ہر چیز کا تعلق انسان سے ہی وابستہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو انسان کی خدمت کے لیے ہی پیدا کیا ہے اور انسان کی پیدائش کا مقصد اپنی عبادت ہے اور یہ جانور انسان کی کئی طرح سے مدد کرتے ہیں۔

"شیخ عطار نے ان پرندوں کے بنیادی اوصاف کو کمال ہنر مندی سے اجاگر
کیا ہے۔ تشبیہ و استعارہ کے ساتھ ساتھ تلمیح کے استعمال نے تمثیلی قصے کو
زیادہ دلچسپ اور مؤثر بنا دیا ہے۔"(۶)

اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تمام مخلوقات میں بہترین مخلوق انسان ہے۔ اسی لیے انسان کو دنیا کی خلافت عطا کی گئی ہے۔ فرشتے باعثِ خیر ہیں۔ جنات شر ہی شر ہیں کیونکہ جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ باعثِ شر ہے اس لیے جنات کو باعثِ شر کہا گیا ہے۔ اس لیے نہ ہی فرشتوں کو اور نہ ہی جنات کو خلافت عطا کی گئی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت خوبصورت متناسب الاعضاء حساس طبیعت کا مالک اور باشعور بنایا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ"(۷)

قرآن مجید میں حیوانات کا ذکر بطور امثال کے آیا ہے۔ ان کے واقعات نہایت دلچسپ ہیں۔ یہ نہ صرف حیرت کا باعث ہیں بلکہ عبرت کا بھی باعث ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے حیوانات کا ذکر بار بار کیا ہے۔ نمرود اور مچھر، فرعون او راژدھا، ابرہہ اور ابابیل جیسے واقعات باعثِ عبرت ہیں۔ بعض انبیاء کے قصوں میں جانوروں کا ذکر بھی خصوصی طور پر ملتا ہے۔ مثال کے طور پر حضرت سلیمانؑ کے واقعہ میں ہُدہُد کا ذکر، حضرت یونسؑ کے ساتھ مچھلی کا ذکر، حضرت صالح کے ساتھ اونٹنی کا قصہ میں ملتے ہیں۔ قرآن مجید کی کئی سورتوں کے نام ہی کسی جانور کی نسبت سے رکھے ہوئے ہیں۔

جیسا کہ سورتوں میں سورۃ البقرہ میں بنی اسرائیل کی ایک گائے کا، سورہ فیل میں ابرہہ اور دوسرے ہاتھی سواروں کا خانہ کعبہ پر حملے کا اور سورۃ النمل میں حضرت سلیمانؑ اور چیونٹیوں کا ذکر ملتا ہے۔ بعض سورتوں میں جانوروں کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی جیسے حقیر جانور کا ذکر عجائب فطرت کے طور پر کیا ہے اور لوگوں کو دعوتِ فکر دی ہیں۔

زمانہ قدیم میں جانور سواری کے لیے بھی استعمال ہوتے رہے ہیں۔ لوگ گھوڑوں، اونٹوں پر بیٹھ کر ہی دور دراز کے علاقوں کا سفر کیا کرتے تھے۔ غذا انسان کی بنیادی ضرورت ہے اور ہم اپنی غذا کا ایک بڑا حصہ ان جانوروں سے ہی حاصل کرتے ہیں۔ انسان بھیڑ، بکری، اونٹ، گائے، بھینس، مچھلی کا گوشت بہت شوق سے کھاتا ہے اور ان جانوروں کا دودھ بھی انسانی صحت کے لیے بہت مفید ہے۔ مختلف جانوروں کی کھالوں، بالوں، ہڈیوں اور دانتوں سے کئی قسم کے اوزار، کھلونے اور آرائشی سامان وغیرہ بنایا جاتا ہے۔

جانور انسان کے حق میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ اونٹ، اونٹنی، بیل، گائے، بچھڑا، بھینس، بھیڑ، بکری وغیرہ انسان کے لیے ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ جانور انسان سے مانوس ہیں۔ اور اس کے بہت وفادار دوست بھی۔ ان جانوروں کی اہمیت نہ صرف عربوں کے لیے بلکہ یورپ، ایشیا، افریقہ، آسٹریلیا، امریکہ ہر جگہ تسلیم کی گئی ہے۔ یہ جانور دنیا کے تقریباً ہر علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں اور شاید ہی کوئی علاقہ ان سے خالی ہو گا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا"(۸)

(گھوڑے، خچر، گدھے اس واسطے پیدا ہوئے ہیں کہ ان پر سواری کرو۔)

ان جانوروں کے بے شمار فوائد ہیں۔ زرعی شعبے میں یہ جانور ریڑھ کی ہڈی کی سی حیثیت رکھتے ہیں اور کچھ ملکوں کا تمدن گلہ بانی ہے حجاز انسانی معاشرے میں یہ جانور اتنی اہمیت اختیار کر چکے ہیں کہ ان کے بغیر انسان خوشحالی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اگر ہماری زمین سے یہ جانور بالکل ختم ہو جائیں تو خود انسان کی بقا اور قیام کے لیے مسئلہ بن جائے گا۔

قرآن مجید میں بطور امثال جانوروں کا ذکر ملتا ہے۔ ان مثالوں میں انسان کے لیے عبرت و نصیحت کا خزانہ موجود ہے۔ سورۃ العنکبوت میں ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ اپنے اپنے کارساز بنا رکھے ہیں۔ ان کی حالت مکڑی کی طرح ہے وہ اپنا گھر بناتی ہے اور بہت ہی کمزور گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہے۔ گویا شرک مثال مکڑی کے جالے کی طرح ہے۔

سورۃ العنکبوت میں فرمایا گیا ہے:

"ان لوگوں کی مثال ایسی ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا دوست بناتے ہیں مکڑی کی طرح ہے جو کہ ایک گھر بناتی ہے اور بے شک سب سے کمزور گھروں میں سب سے کمزور ترین گھر مکڑی کا ہے کاش کہ وہ جانتے۔"(۹)

سورۃ النمل میں ہے:

"یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے گروہ بلائیں گے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کا لشکر ہمیں کچل ڈالے اور انھیں خبر بھی نہ ہو۔"(10)

بنی اسرائیل کی قوم کی برائیوں میں پیغمبروں کو جھٹلانا، قتل کرنا، خدا سے کج بحثی کرنا اور شرک کرنا وغیرہ ان کی عادات میں شامل تھا۔ اس لیے اللہ پاک نے ان پر پابندی لگا دی تھی کہ وہ ہفتہ کے دن شکار نہیں کریں گے۔ ان کے لالچ کو ہوا دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مچھلیوں سے کہا کہ وہ ہفتہ کے دن پانی کی سطح پر زیادہ نمودار ہوا کرے لیکن باقی چھ دن کوئی مچھلی نظر نہ آئے۔ بنی اسرائیل کی قوم اس آزمائش میں کامیاب نہ ہو سکی اور عذاب کی مستحق ٹھہری۔

سورۃ الاعراف میں بنی اسرائیل کی ایک اور آزمائش کا ذکر ملتا ہے:

> "اس بستی کا حال ان سے پوچھو جو سمندر کے کنارے آباد تھی اور جب وہ ہفتہ کے دن کے بارے میں اپنی حدود سے تجاوز کرنے لگے وہ دیکھتے کہ ہفتہ والے دن (جب وہ مچھلیاں نہیں پکڑ سکتے) تو پانی میں مچھلیاں خوب تیرتی نظر آتی لیکن باقی دنوں میں مچھلیاں نظر نہ آتیں۔ یہ ایسے نافرمانوں کی آزمائش تھی۔"(11)

قرآن مجید میں حیوانات کا ذکر اکثر اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان کے طور پر آیا ہے لیکن چند مقامات پر ان کا ذکر اللہ تعالیٰ کے غضب کے طور پر بھی ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی شرارتوں کی پاداش میں ان پر مینڈکوں کا عذاب مسلط کر دیا تھا۔ سورہ الاعراف میں ارشاد ہوتا ہے:

> "پھر ہم نے نازل کی ان پر بلا اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون (یہ سب) جدا جدا نشان تھے۔"(۱۲)

قرآن مجید میں اکثر مقامات پر حیوانات کا ذکر اللہ تعالیٰ کے غضب کے طور پر بھی ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف قوموں کو سزا کے طور پر حیوانات کا عذاب بھی بھیجا۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کو ان کی شرارتوں کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ان پر مینڈکوں کا عذاب بھیجا۔

علامہ اعظمی نے اس قوم کو حضرت داؤدؑ کی قوم بتایا ہے ان کی تعداد بارہ ہزار تھی:

> "جو لوگ بندر بن گئے ان کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ اور یہ سب صرف تین دن تک زندہ رہے اور کچھ بھی نہ کھا پی سکے اور یہ سب بھوک پیاس سے ہی ہلاک ہو گئے۔ شکار سے منع کرنے والا گروہ ہلاکت سے محفوظ رہا اور صحیح بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے اسے دل سے برا جانا اور خاموش رہے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہلاکت سے بچالیا۔"(۱۳)

سورۃ المائدہ میں آتا ہے کہ کس طرح قابیل نے ہابیل کی لاش کو ایک کوے کی مثال کی مدد سے سمجھ کر مٹی میں دفنایا تھا۔ سورت مدثر میں مشرکین کو وحشت زدہ گدھے قرار دیا گیا ہے۔ یعنی ایسے مشرکین جن کو قرآن کی تلاوت سے وحشت ہوتی ہے ان کی مثال ایسے گدھوں کی طرح ہے جو شیر سے ڈر کر منہ اٹھائے بے تحاشہ بھاگنے لگتے ہیں۔

جیسا کہ قرآن مجید میں کئی جگہ بیان کیا گیا ہے:

"اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے ایک بچھڑا ذبح کرو۔ وہ بولے تم کیا ہم سے مذاق کرتے ہو۔ موسیٰ نے کہا کہ میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی یہ ہوں میں جاہلوں سے۔ انھوں نے موسیٰؑ سے کہا کہ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ بیان فرمادیں کہ وہ بیل کیسا ہو۔ فرمایا گیا کہ وہ بیل نہ بوڑھا ہو اور نہ ہی بچہ بلکہ دونوں کے درمیان ہے پس تم وہ کرو جس کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔"(۱۴)

قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو سات دنوں میں پیدا کیا ہے۔ پہلے دن اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان بنائے، دوسرے دن فضا، تیسرے دن نباتات کو بنایا، چوتھے دن سورج، چاند ستارے اور دوسرے اجرام فلکی بنائے، پانچویں دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو بنایا اور ساتویں دن اللہ نے کام مکمل کر لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ساتویں دن کو برکت عطا کی اور اسے مقدس ٹھہرایا کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا جسے اس نے پیدا کیا۔

تمام موجودات اور مخلوقات اللہ سبحانہ کی خلق کردہ ہیں جنہیں اللہ تعالی نے خاص ہدف کے لیے خلق کیا ہے اور اسی ہدف کے مطابق وہ ان کی تدبیر کرتا ہے۔ ان مخلوقات میں ایک حیوانات ہیں جنہیں خلق کرنے سے جو مقصد اور ہدف پیش نظر تھا وہ اسے پورا کرنے میں مجبور ہیں۔ قرآن کریم میں مختلف حیوانات کا تذکرہ ہوا ہے جن کے نام اور بعض کے اوصاف قرآن نے ذکر کیے ہیں۔ درج ذیل سطور میں ان حیوانات سے متعلق آیات اور ان کے بعض اوصاف کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

دین اسلام میں حیوانات کے متعلق مختلف احکام وارد ہوئے ہیں۔ ان حیوانات میں بعض مویشی ہیں جن کا گوشت و دودھ حلال کیا گیا ہے اور بعض سامان اور سواری کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ بعض کو نجس العین قرار دیا گیا ہے تو بعض حیوانات کے دیگر منافع ذکر کیے ہیں۔ ذیل میں مویشی اور جانور کی تقسیم کے تحت قرآن کریم میں وارد ہونے والے حیوانات سے متعلق آیات کو ذکر کیا جاتا ہے:

مویشی:

وَمِنَ الْأَنْعَامِ؛ اور مویشیوں میں سے۔(۱۴)

قرآن کریم میں مختلف مویشی اور ان کے اوصاف کا تذکرہ وارد ہوا ہے:

گائے:

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً بے شک اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔(۱۵)

گائے انسانوں کے لئے فائدہ مند ہے کیوں کے یہ دودھ، دہی، گوشت میسر کرتی ہے۔

بکرا:

وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ؛ اور دو بکرے سے۔[16]

دنبہ:

وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا؛ اور گائے اور دنبہ میں سے ہم نے ان پر ان دونوں کی چربی حرام کر دی تھی۔[17]

دنبہ بھی انسانوں کو گوشت اور اون مہیا کرتی ہے اور اس کا ذکر اس واقعہ میں کیا گیا ہے جب حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے لگے تو اللہ نے ان کی جگہ ایک بھیڑ بھیج دیا۔

اونٹ:

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ آيَةً؛ یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لیے نشانی (معجزہ) ہے۔[۱۸]

اونٹ اللہ کی وہ خاص مخلوق ہے جس کا ذکر خصوصی طور پر کیا گیا ہے کیوں کہ اس میں اللہ نے بہت سی خصوصیات رکھی ہیں۔ اونٹ کی آنکھوں میں تین پلکوں کی تہیں ہوتی ہیں جو کسی بھی ریت کے ذرات کو آنکھوں میں جانے سے روکتی ہے، یہ اپنی پیٹھ میں بہت دنوں تک کے لیے پانی جمع کرلیتا ہے کیوں کہ اس کے کوہان میں چربی ہوتی ہے جو پانی جذب کرلیتی ہے۔ اس کے پاؤں بھی اللہ نے خاص مٹی میں چلنے کے لیا بنائے ہیں جو مٹی میں دھنستے نہیں ہیں اس لیے یہ ایک صحرائی جانور ہے۔

بوجھ اٹھانے والے جانور:

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً؛ اور مویشیوں میں سے بعض سامان و بوجھ اٹھانے والے (خلق کیے)۔[۱۹]

خچر:

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً؛ اور گھوڑے، خچر اور گدھے (اس لیے خلق کیے ہیں) تاکہ تم اس پر سواری کرو اور تمہارے لیے زینت ہیں۔[۲۰]

گدھا:

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا؛ ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو کتابوں کو اٹھائے ہوئے ہے۔[۲۱]

گدھے کی آواز کو سب سے زیادہ خراب آواز کہا گیا ہے اور انسانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ گدھے کی آواز کی طرح زور زور سے مت چلاؤ۔

گھوڑا:

وَ أَعِدُّوا لَهُم مَا اسْتَطَعْتُم مِنْ قُوَّةٍ وَ مِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ؛ اور ان (کفار) کے لیے جتنا تمہاری استطاعت میں ہے قوت حاصل کرو اور گھوڑوں کو چاک و چوبند رکھو۔[۲۲]

گھوڑے اور گدھے انسانوں کی سواری کے لیے اللہ نے بنائے ہیں۔

کتا:

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ؛ اس کی مثال اس کتے کی سی ہے اگر تم اس پر حملہ کرو تو بھی اس کا منہ کھلا رہے گا اور اگر تم اسے چھوڑ دو تو بھی وہ اپنی زبان لٹکائے رہے گا۔[۲۳]

کتا انسانوں کا دوست ہوتا ہے اور وہ ان کی مویشیوں اور گھر کی حفاظت کرتا ہے۔

بندر:

فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ؛ پس ہم نے انہیں کہا تم پست و ذلیل بندر بن جاؤ۔[۲۴]

اللہ نے بندروں کی مثال میں اپنے غصّے کا اظہار کرتے ہوئے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے جب اللہ نے ایک یہودیوں کی قوم کو بندر بنادیا تھا ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے۔

ہاتھی:

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ؛ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔[۲۵]

ہاتھی کو اللہ نے طاقتور جانور کہا ہے مگر اللہ کے غصّے کے آگے کسی کی طاقت اہمیت نہیں رکھتی جیسے کے اللہ نے ہاتھی والی قوم کو تباہ کر دیا تھا۔

شیر:

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ؛ جو شیر سے ڈر کر فرار کرتے ہیں۔[۲۶]

شیر کو اللہ نے قرآن میں ایک خطرناک جانور کہا ہے۔

سانپ:

فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى؛ پس موسی نے جب اس (عصا) کو پھینکا تو وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔[۲۷]

حضرت موسیٰؑ نے جب اپنا عصا زمین میں پھینکا تو وہ ایک سانپ بن گیا۔

ہدہد:

فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ؛ (جناب سلیمانؑ) نے کہا: کیا مسئلہ ہے کہ مجھے کہیں ہدہد نظر نہیں آ رہا۔[۲۸]

ہدہد وہ پرندہ ہے جس کی عقلمندی کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ حضرت سلیمانؑ کے خاص وزیروں میں سے تھا۔

کوا:

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ؛ اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودنے لگا۔[۲۹]

کوا ایک چالاک جانور ہے جس نے انسان کو سکھایا کہ کس طرح اپنے مُردے زمین میں دفن کرو۔

ابابیل کے غول:

وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ؛اور اس نے اس گروہ پر ابابیل پرندوں کے غول در غول بھیجے۔(۳۰)

پرندوں کے ذکر میں اللہ نے اپنی تخلیق بیان کی ہے کہ کیسے اس کی قدرت کی وجہ سے پرندے ہواؤں میں اڑتے پھرتے ہیں اور ان کو کیا چیز سنبھالے ہوئے ہے اللہ کے سوا۔ ان کو دیکھ کر انسان نے جہاز بنانا سیکھا۔

شہد کی مکھی:

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ؛اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔(۳۱)

شہد کی مکھیوں کا ذکر انسانوں کے فائدے کے لیے کیا گیا ہے کہ کیسے اللہ نے ایک مکھی کو بنایا جو محنت سے شہد بناتی ہے مختلف رنگوں کا اور شہد میں انسانوں کے لیے شفا ہے۔

مکھی:

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا؛بے شک وہ جو اللہ کو چھوڑ کر (دیگر معبودوں کو) پکارتے ہیں ان کے وہ معبود ایک مکھی کو خلق کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔(۳۲)

مکھی ایک چھوٹی سی مخلوق ہے مگر اللہ قرآن میں کہتے ہیں کہ کسی کی ہمّت نہیں کہ وہ ایک مکھی ہی بنا دے اور اس میں جان ڈال کر دکھا دے۔

مچھر:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا؛بے شک اللہ کوئی مثال پیش کرنے سے شرماتا نہیں ہے، چاہے وہ مچھر یا اس سے بھی زیادہ کسی چھوٹے موجود کی ہو۔(۳۳)

مچھر ایک چھوٹا سا کیڑا ہے مگر یہ بہت سی بیماریاں پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔

چیونٹی:

قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ؛ چیونٹی نے کہا اے چیونٹیوں تم اپنے گھروں میں گھس جاؤ۔(۳۴)

چونٹیوں کا ذکر قرآن میں عقلمند اور محنتی کے الفاظ میں اس طرح کیا گیا ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ کی فوج جنگل سے گزر رہی ہوتی ہے تو ایک چیونٹی اپنی باقی ساتھیوں سے اپنے اپنے بلوں میں چھپ جانے کو کہتی ہے۔ اس کو خطرہ ہوتا ہے کہ وہ فوج کے پاؤں تلے کچلی جائیں گی۔ اس واقعے کے ذکر سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ چیونٹیاں عقلمند ہوتی ہیں۔

مکڑی:

وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ؛بے شک گھروں میں سب سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا ہے۔(۳۵)

مکڑی کا گھر سب سے نازک ہوتا ہے مگر وہ بہت محنت سے جالا بناتی ہے۔

مچھلی:

فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ؛ پس مچھلی نے انہیں نگل لیا جبکہ وہ اپنے آپ کو کوس رہے تھے۔(۳۶)

وہیل مچھلی نے حضرت یونسؑ کو چالیس دن اپنے پیٹ میں رکھا تھا۔

ان آیات کا غور سے مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ آیات ان فوائد کی طرف اشارہ کر رہی ہیں جو انسان حیوانات سے حاصل کرتے ہیں۔ اور قیامت تک بنی آدم ان حیوانات کے محتاج رہیں گے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے: سواری کرنا، غذا کا حصول، چھڑوں سے لباس بنانا، گھر بنانا، چادریں بنانا، دودھ کا حصول اور دودھ سے بننے والے مکھن، پنیر اور گھی کا حصول، کھیتی باڑی، پہرے داری، شکار، تجارت، زینت اور جمال، اس طرح حیوانات کے فضلے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جس سے انسان کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ زمین کو کھاد میسر ہوتی ہے، گیس بنانا، ایندھن کے طور پر استعمال کرنا، زمین کی زرخیزی، چڑے سے جو فوائد حاصل کیے جاتے ہیں ان میں سے خیمے، جیکٹس، بیگز (بستے)، توڑے، چٹائیاں، ترپالیں، جوتیاں، پرس وغیر ہیں۔ جانوروں سے خوشبو حاصل کی جاتی ہے جیسے کستوری، عنبر وغیرہ۔ جانوروں کے دانتوں کو نمائشی چیزوں کے بنانے کیلیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ہاتھی کے دانت انہی فوائد میں سے بعض حیوانات سے جنگوں کے اندر حربی فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

یہ قرآنی آیات حیوانات کی تخلیق، ان کے رویے اور ان کی فکری حکمتوں کی تفصیلی وضاحت کرتی ہیں۔ قرآن مجید میں حیوانات کو صرف مخلوقات کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ کئی مقامات پر علامتی حیثیت سے بھی پیش کیا گیا ہے۔ ان علامتی پیشکشوں کا مقصد محض معلومات دینا نہیں بلکہ اخلاقی، روحانی اور فکری پیغام دینا ہے۔ قرآن مجید میں حیوانات کو محض مخلوق کے طور پر ہی نہیں بلکہ حکمت، عبرت اور تنبیہ کے طور پر بھی سامنے لایا گیا ہے۔

قرآن مجید میں حیوانات کا ذکر نہایت حکمت، سبق آموزی اور نشانیوں کے طور پر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیق کی عظمت کو واضح کرنے، انسانوں کو سبق سکھانے اور عبرت دلانے کے لیے مختلف جانوروں کا ذکر مختلف تناظر میں فرمایا ہے۔

حوالہ جات

1۔ الطاف حسین حالی، کلیاتِ نظم حالی (جلد اوّل)، مرتبہ: ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۸ء، ص ۱۴۲

2۔ محمد صدیقی، ڈاکٹر، قرآن مجید کی اردو لغت، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۶ء، ص ۲۶۰

3۔ کمال الدین الدمیری، حیات الحیوان، (ترجمہ: مولانا محمد عباس فتح پوری)، لاہور: ادارہ اسلامیات، ۱۹۹۲ء، ص ۱۵

4۔ محمد سعید عثمانی، علم الحیوانات پر ایک نئی توجہ، مشمولہ: معارف، جلد ۳۴، انڈیا: اعظم گڑھ، جولائی تا دسمبر ۱۹۳۴ء، ص ۲۰

5۔ عبدالماجد دریا آبادی، حیواناتِ قرآنی، لاہور: نعمانی کتب خانہ، س ن، ص ۱۱

6۔ ایضاً، ص ۱۱۵

7۔ القرآن، سورۃ التین، آیت ۴

8۔ القرآن، سورۃ النمل، آیت ۸

9۔ القرآن، سورۃ العنکبوت، آیت ۴۱

10۔ القرآن، سورۃ نمل، آیت ۱۸

11۔ القرآن، سورۃ الاعراف، آیت ۱۸۰

12۔ القرآن، سورۃ الاعراف، آیت ۱۱۰

13۔ القرآن، سورۃ الاعراف، آیت ۱۰۰

14۔ القرآن، سورۃ انعام، آیت ۱۴۲

15۔ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۶۷

16۔ القرآن، سورۃ انعام، آیت ۱۴۳

17۔ القرآن، سورۃ انعام، آیت ۱۴۶

18۔ القرآن، سورۃ الاعراف، آیت ۷۳

19۔ القرآن، سورۃ انعام، آیت ۱۴۲

20۔ القرآن، سورۃ النحل، آیت ۸

21۔ القرآن، سورۃ جمعہ، آیت ۵

22۔ القرآن، سورۃ الانفال، آیت ۶۰

23۔ القرآن، سورۃ الاعراف، آیت ۱۷۶

24۔ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۶۵

25۔ القرآن، سورۃ فیل، آیت ۱

26۔ القرآن، سورۃ مدثر، آیت ۵۱

27۔ القرآن، سورۃ طٰہٰ، آیت ۲۰

28۔ القرآن، سورۃ النمل، آیت ۲۰

29۔ القرآن، سورۃ المائدہ، آیت ۳۱

30۔ القرآن، سورۃ الفیل، آیت ۳

31۔ القرآن، سورۃ النمل، آیت ۶۸

32۔ القرآن، سورۃ الحج، آیت ۷۳

33۔ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۲۶

34۔ القرآن، سورۃ النمل، آیت ۱۸

35۔ القرآن، سورۃ العنکبوت، آیت ۴۱

36۔ القرآن، سورۃ الصافات، آیت ۴

References:

1. Hali, Altaf Husain. *Kulliyat-i-Nazm Hali*, Vol. 1. Ed. Dr. Iftikhar Ahmad Siddiqui. Lahore: Majlis Taraqqi Adab, 1968, p. 142.
2. Siddiqui, Dr. Muhammad. *Qur'an Majeed ki Urdu Lughat*. Islamabad: Muqtadra Qaumi Zaban, 1996, p. 260.
3. Damiri, Kamal-ud-Din. *Hayat al-Hayawan*. Trans. Maulana Muhammad Abbas Fateh Puri. Lahore: Idarah Islamiyat, 1992, p. 15.
4. Usmani, Muhammad Saeed. "Ilm al-Haywanat par aik nayi tawajju." In *Maarif*, Vol. 34. Azamgarh (India), July–December 1934, p. 20.
5. Daryabadi, Abdul Majid. *Haywanat-i-Qur'ani*. Lahore: Naumani Kutub Khana, n.d., p. 11.
6. Ibid., p. 115.
7. Al-Qur'an, Surah al-Tin, Ayah 4.
8. Al-Qur'an, Surah al-Naml, Ayah 8.
9. Al-Qur'an, Surah al-'Ankabut, Ayah 41.
10. Al-Qur'an, Surah al-Naml, Ayah 18.
11. Al-Qur'an, Surah al-A'raf, Ayah 180.
12. Al-Qur'an, Surah al-A'raf, Ayah 110.
13. Al-Qur'an, Surah al-A'raf, Ayah 100.
14. Al-Qur'an, Surah al-An'am, Ayah 142.

15. Al-Qur'an, Surah al-Baqarah, Ayah 67.
16. Al-Qur'an, Surah al-An'am, Ayah 143.
17. Al-Qur'an, Surah al-An'am, Ayah 146.
18. Al-Qur'an, Surah al-A'raf, Ayah 73.
19. Al-Qur'an, Surah al-An'am, Ayah 142.
20. Al-Qur'an, Surah al-Nahl, Ayah 8.
21. Al-Qur'an, Surah al-Jumu'ah, Ayah 5.
22. Al-Qur'an, Surah al-Anfal, Ayah 60.
23. Al-Qur'an, Surah al-A'raf, Ayah 176.
24. Al-Qur'an, Surah al-Baqarah, Ayah 65.
25. Al-Qur'an, Surah al-Fil, Ayah 1.
26. Al-Qur'an, Surah al-Muddaththir, Ayah 51.
27. Al-Qur'an, Surah Ta Ha, Ayah 20.
28. Al-Qur'an, Surah al-Naml, Ayah 20.
29. Al-Qur'an, Surah al-Ma'idah, Ayah 31.
30. Al-Qur'an, Surah al-Fil, Ayah 3.
31. Al-Qur'an, Surah al-Naml, Ayah 68.
32. Al-Qur'an, Surah al-Hajj, Ayah 73.
33. Al-Qur'an, Surah al-Baqarah, Ayah 26.
34. Al-Qur'an, Surah al-Naml, Ayah 18.
35. Al-Qur'an, Surah al-'Ankabut, Ayah 41.
36. Al-Qur'an, Surah al-Saffat, Ayah 4.